ZP

زیر سرپرستی، قائم آلِ محمدؐ

سلام تجھ پر اے میرے غازیؑ وفاؤں کا تو ہی بادشاہ ہے

دعائے سیدہؑ

2005
VOL - 4

عباسؑ شہادت سے پہلے
اِک بار مجھے بھائی کہہ دے

غازیؑ سنگت

رضویہ سوسائٹی کراچی

سلام تجھ پر اے میرے غازیؑ وفاؤں کا تُو ہی بادشاہ ہے
علیؑ کی حسرت ہے تیری ہستی تُو اُمِ حسنینؑ کی دُعا ہے

(۱) اے ہیبتِ لشکرِ حسینی خدا کا پرچم اُٹھانے والے
رِدائے زہرؑہ میں میرے مولا رِدائے زینبؑ کی تُو رِدا ہے

(۲) سلام تُجھ پر اے زندگی بھر حسینؑ کو آقا کہنے والے
دفن ہوا بھی تو اپنے شاہ کے قدم تلے ہی دفن ہوا ہے

(۳) علم پہ مشکِ سکینہؑ دیکھوں تو ایسا لگتا ہے مُجھ کو غازیؑ
سلامی جیسے چچا بھتیجی کی پیاس کو اب بھی دے رہا ہے

(۴) بدن کہیں پہ کہیں سواری کہیں علم تو کہیں پہ شانے
عجیب طرح سے تُو نچھاور حسینؑ پر خود کو کر گیا ہے

(۵) سہارا لیتا ہے اپنے ہاتھوں سے جب بھی کوئی گرے زمیں پر
نہ جانے کیسے تو میرے مولا زمین پہ زِین سے گرا ہے

(۶) سلام اُم البنینؑ بی بی ازل کے دن ہی پسر کو اپنے
پڑھا کے سارا وفا کا قرآں لقب یہ غازیؑ دِلا دیا ہے

(۷) سلام تجھ پر اے شاہِ غیرت تھے سر جو بہنوں کے تیری عریاں
نہ تیری آنکھیں کُھلیں سفر میں نہ تیرا نیزے پہ سَر رُکا ہے

(۸) جِن ہاتھوں سے چکیاں ہیں پیسیں اور اپنے حسنینؑ کو ہے پالا
اُنہیں سے زہرؑہ نے میرے غازیؑ تیرے لئے پیراہن سِیا ہے

(۹) دیارِ غیبت سے شام و کربل کا بدلہ لینے کو میرا مہدیؑ
حسینؑ کے ذوالجناح پہ تیرا علم اُٹھائے ہی آ رہا ہے

(۱۰) نہیں ہے آصفؔ جہاں میں عاشق حسینؑ کا کوئی غازیؑ جیسا
خدائے واحد بھی یہ پکارے وفا کا اِک تُو ہی کبریا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵

کہتا تھا شام کا حاکم کہ، دربار میں جب لاؤ تو، اس طرح لانا زینبؑ کو
جس جس طرح بھی ممکن ہو، ایذا پہنچانا زینبؑ کو

(۱) ہرگز ایسا مت کرنا کہ، فوراً دربار میں لے آؤ
دربار میں لانے سے پہلے، پہروں رکوانا زینبؑ کو

(۲) ہے خاص ہدایت شِمر میری، جیسے ہی اُسکی آمد ہو
شبیرؑ کا خون ہے جس پر وہ، خنجر دکھلانا زینبؑ کو

(۳) دربار کے سات ہیں دروازے، ہر دروازے پہ رکوا کے
کوڑے اور پتھر برسانا، پھر لے کر آنا زینبؑ کو

(۴) ہاں آج اِسی دربار میں ہی،کرنا ہے کلام اُسے مجھ سے
مَیں ہی شبیرؑ کا قاتل ہوں، ہنس کر بتلانا زینبؑ کو

(۵) جتنا بھی جو تڑپائے گا، میں اُتنا نوازوں گا اُسکو
جس طرح تمہارا جی چاہے، اُس طرح ستانا زینبؑ کو

(۶) مَیں نے یہ سُنا ہے ناز بڑا، اُسکو تھا اپنے غازیؑ پر
عباسؑ نہیں ہے اب اُسکا، احساس دلانا زینبؑ کو

(۷) اکبرؑ کے قاتل تم آگے، بڑھ کے اقرار بھی کرنا اور
برچھی بھی دکھانا پھر اُسکو، ایسے تڑپانا زینبؑ کو

(۸) آصفؔ وہ لعین یہ کہتا تھا، یہ بدر و اُحد کا بدلہ ہے
خوش ہو جائیں اجداد میرے، تم اِتنا رُلانا زینبؑ کو

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵

عجب تھا روزِ اَزل کا منظر ہر ایک حیرت سے چُپ کھڑا تھا
بچائے گا کون دِین میرا خدا کو یہ سب سے پُوچھنا تھا

(۱) ابھی سوالِ خدا شروع بھی ہوا نہیں تھا کہ سب نے دیکھا
کسی کا طاہر لہو تھا کہ جو فِضاء میں ہر سُو بکھر گیا تھا
(۲) سبھی تھے حیراں ہوا ہے کیا یہ کُھلا کہ میرا حسینؑ تھا جو
خدا کے کہنے سے کافی پہلے خود اپنی گردن کٹا چُکا تھا
(۳) حسینؑ تنہا نہیں تھا لیکن تھے ساتھ اُسکے چُنے ہوئے بھی
بغیر شانوں کے کوئی سایہ بنا ہوا ساتھ ہی کھڑا تھا
(۴) اور ایک کڑیل جواں تھا سینے میں جس کے برچھی لگی ہوئی تھی
خدا نے اُس پر نگاہ ڈالی وہ میرا ہم شکلِ مصطفیٰؐ تھا
(۵) اور اِس پہلے کہ ٹکڑے ہونے کا اُٹھتا کوئی سوال لوگوں
تھا ایک دولہا جو ٹکڑے ہو کے حسینؑ کی گود میں گِرا تھا
(۶) اور اِس سے پہلے کہ رب سُناتا مصائبِ شام و شہر کوفہ
خود ایک بی بی نے اپنی چادر پہ ملکہٴِ رنج و غم لِکھا تھا
(۷) سوالِ سالاریٴِ اسیراں سے پہلے سکتا سا چھا گیا تھا
خدا نے دیکھا کہ کوئی قیدی بنا ہوا پہلے ہی کھڑا تھا
(۸) اکیلے زنداں میں قید ہونے کی بات بھی نہ ہوئی کہ آصفؔ
کھڑی تھی اِک بچی جس کے کانوں سے خونِ شبیرؑ بہہ رہا تھا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵ء

کس طرح عید کرے صغرؑا دن عید کا آیا ہے ناناؐ
دے کس کو مبارک باد بھلا اور کس سے عید مِلے صغرؑا

(۱) ننھی پوشاک بناتی مَیں جھولا بھی آج سجاتی مَیں
یہ پہلی عید ہے اصغرؑ کی کس طرح اُسے کچھ دے صغرؑا

(۲) سب کُنبے والے اِک دوجے سے گھر جا جا کے ملتے ہیں
چالیس گھروں پہ تالے ہیں کس سے ملنے جائے صغرؑا

(۳) وہ جن کے جواں بھائی ہیں وہ صدقے دیتی ہیں عید کے دن
اکبرؑ کی حفاظت کر خالق جائے اُس کے صدقے صغرؑا

(۴) تم سے ممکن ہو ناناؐ تو عباسؑ چچا سے یہ کہہ دو
ارمان ہے مرنے سے پہلے اکبرؑ کو پھر دیکھے صغرؑا

(۵) ہوتی جو سکینہؑ پاس میرے مَیں اُس کو نئے گوہر دیتی
کبریٰؑ بھی نہیں ہے بتلاؤ اب کِس سے بات کرے صغرؑا

(٦) آصفؔ آؤ ہم سب مِل کے اب شُکر کریں شہزادی کا
تیرا ہی کرم ہے عید پہ جو ہم تجھ کو نہیں بھولے صغرؑا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵ء

مَیں اپنی سچی مادر کو اِنصاف دِلانے آیا ہوں
مہدیؑ یہ کہے گا آتے ہی
حق جتنے چھینے جس جس نے واپس دلوانے آیا ہوں
مہدیؑ یہ کہے گا آتے ہی

(۱) دربار بُلا کر اے میری مادر کو جُھٹلانے والوں
مَیں اپنی مادر زہرہؑ کی عظمت بتلانے آیا ہوں

(۲) میرے نانا احمدؐ کے سارے احکام کو رَد کرنے والوں
بابا کا نام اذانوں میں نافذ کروانے آیا ہوں

(۳) اُٹھ قبر سے اپنی اے میرے بابا کے ممبر کے غاصب
ممبر یہ اَزل سے ہے جس کا اُس کو لوٹانے آیا ہوں

(۴) اے آلِ نبیؐ پہ ظلم و ستم کرنے والوں مَیں اب تم کو
فی القربیٰ والی آیت کا مطلب سمجھانے آیا ہوں

(۵) ۱۶۰۰ مِیل جو زخم لگے وہ زخم نہیں بھرنے والے
مَیں جد سجادؑ کی آنکھوں سے بس خوں رُکوانے آیا ہوں

(۶) انصاف تو خونِ اصغرؑ کی اِک بوند کا بھی نا ممکن ہے
خالق کی جانب سے پوری حجت کروانے آیا ہوں

(۷) ہمت ہے کسی میں آجائے اور آ کر روک لے ماتم کو
مَیں اپنے جد کے ماتم سے پہرے ہٹوانے آیا ہوں

(۸) آصفؔ وہ کہے گا کہ جس نے ناناؐ پہ لگائی تھی تہمت
مَیں اُس کو اب معصوموں کی حرمت دکھلانے آیا ہوں

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵ء

صغراؑ مَیں آ گیا لیکن سب کچھ لُٹا کے آیا ہوں
سب کچھ لُٹا تو آیا پر دِیں کو بچا کے لایا ہوں

(۱) رخصت ہوا تھا جب تجھ سے ہاں تب تو مَیں جواں ہی تھا
ٹوٹیں مصیبتیں ایسی مجھ پر کہ مَیں نہ بھولوں گا
بس اِتنا کہنا کافی ہے مَیں شام جا کے آیا ہوں

(۲) مجھ سے سوال کر صغراؑ مت ڈھونڈھ یوں سکینہؑ کو
سب کو دِلا کے آزادی خود ہے اسیر اب بھی وہ
زندانِ شام میں اُسکی تُربت بنا کے آیا ہوں

(۳) یہ بیبیاں جو آئی ہیں اُس دم ہی مَر گئی تھیں یہ
دسوِیں کی رات کربل میں پردے لُٹے تھے جب اِنکے
بس یوں سمجھ کہ مَیں اِن کے لاشے اُٹھا کے آیا ہوں

(۴) مت دیکھ ماں کی گودی کو مت ڈھونڈھ اپنے اصغرؑ کو
بابا کے ساتھ کربل میں سویا ہے تِیر کھا کے وہ
مَیں راکھ اُس کے جھولے کی سَر میں بسا کے آیا ہوں

(۵) ہے عالمہ بہن میری پوشیدہ کچھ نہیں تجھ سے
لیکن خدا جِگر میرا تجھ سے چُھپائے ہی رکھے
دیکھے نہ تُو کبھی اُن کو جو زخم کھا کے آیا ہوں

(۶) آصفؔ نہ جانے کِس طرح مولا نے یہ کہا ہوگا
ارمان دِل میں دفنا دے اکبرؑ بھی مَر گیا صغراؑ
بارات تیرے بھائی کی رَن میں لُٹا کے آیا ہوں

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵ء

آئی ہے مدینے سے ملنے تیری ہمشیرہ مظلوم رضاؑ
پردیس میں کیا گزری تجھ پر مِل کر بتلا مظلوم رضاؑ

(۱) مَیں مِیلوں سفر کر کے بھیّا آئی ہوں تجھ سے ملنے کو
میرا ضبط نہیں اپنی دادی صغرؑا جیسا مظلوم رضاؑ
(۲) بابا کی اسیری میں ہم نے غم بانٹا ہے اِک دوجے کا
اپنی غمخوار کو پھر اپنا احوال سُنا مظلوم رضاؑ
(۳) مَیں جس سے پوچھوں حال تیرا وہ چپ ہو جاتا ہے بھیّا
مجھے کوئی نہیں بتلاتا کچھ تُو خود بتلا مظلوم رضاؑ
(۴) اِس شہرِ غُم میں جا جا پر کالے پرچم کیوں ہیں آخر
اِس شہر میں ہے کِس ہستی کا ماتم برپا مظلوم رضاؑ
(۵) اِس شہر میں جب سے آئی ہوں اِک پل بھی چین نہیں آتا
اِس شہر کی ہے کیوں رب جانے مغموم فضاء مظلوم رضاؑ
(۶) قرآنِ مصائب جو آلِ عمرانؑ پہ اُترا ہے اُس کا
اِک سورۃ ہے یہ شاہزادی اور اِک سورۃ مظلوم رضاؑ
(۷) آصفؔ وہ شہادت کا سُن کر بس تین ہی دن جی پائی تھی
روتی تھی اور یہ کہتی تھی مظلوم رضاؑ مظلوم رضاؑ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۴ ۔ ۲۰۰۵

عباسؑ شہادت سے پہلے اِک بار مجھے بھائی کہہ دے
میرا برسوں کا ارمان ہے یہ اِک بار مجھے بھائی کہہ دے

(۱) جس لشکر کا سردار تھا مَیں اب کون رہا اُس میں غازیؑ
خود دیکھ ذرا میری غربت کو بس اکبرؑ اصغرؑ ہیں باقی
کیوں کہتا ہے سردار مجھے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۲) بھائی جو کہے گا تُو مجھ کو مَیں پھر سے جواں ہوجاؤں گا
ہاں مَیں عباسؑ کا بھائی ہوں کہتا ہوا رَن کو جاؤں گا
اور ٹُوٹ پڑوں گا لشکر پہ اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۳) تیرے بازو ڈھونڈھنے ہیں مجھکو ابھی تیری لاش بنانی ہے
پھر نہر سے لے کر لاش تیری مجھے خیموں میں پہنچانی ہے
میری مشکل کو آساں کر دے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۴) اصغرؑ کی طرح تجھکو بھی تو گودی میں کھلایا ہے مَیں نے
اکبرؑ کی طرح تجھ کو غازیؑ بڑے ناز سے پالا ہے مَیں نے
کچھ مانگتا ہوں مَیں اب تجھ سے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۵) کچھ دیر میں سینۂ اکبرؑ سے برچھی باہر کو لانی ہے
اِس ٹوٹی کمر سے پھر مجھ کو اکبرؑ کی لاش اُٹھانی ہے
مَیں کیسے کر پاؤں گا یہ اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۶) رَن میں لے جا کر اصغرؑ کو کرنا ہے سوالِ آب ابھی
اِس تپتے صحرا میں ہائے پھر قبر بنانی ہے اُس کی
میری کچھ تو ہمت بڑھ جائے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۷) کچھ وقت اگر درکار ہے تو تُو مجھ سے کہہ کر دیکھ ذرا
تیرے بھائی کہنے تک غازیؑ مَیں وقت کو روکے رکھوں گا
تجھے مرنے نہ دوں گا ایسے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۸) یہ سچ ہے آج تلک تُو نے میری کوئی بات نہیں ٹالی
حُکمِ سردار سمجھ کے پر تعمیل نہیں کرنا اِس کی
مظلوم کی حسرت جان اِسے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۹) جانا ہے سفر پہ شام جسے ، جسے کہتا ہے تُو شاہزادی
بھائی تُو کہے اِک بار مجھے اُس کا بھی ہے ارمان یہی
زینبؑ کو بتاؤں گا جا کے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے

(۱۰) آصفؔ شاہؑ بولے بعد تیرے مَیں بالکل ٹوٹ گیا ہائے
مَیں کیسے نبھاؤں گا اُن کو باقی ہیں جو وعدے میرے
تجھے میری قسم ہے بھائی میرے اِک بار مُجھے بھائی کہہ دے